

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نقش آغاز ——— وَاِذَا الْبَحَارُ سُجِّرَتْ ———

چرخ نیگوں کی ہر گردش اور صبح و شام کی ہر گردش اپنے ساتھ مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابدی صداقتوں پر ایک نئی شہادت لیکر آتی ہے۔ اور عصر حاضر کی ہر تحقیق و ایجاد کائنات کے ایک جی و قیوم رب کی آفاقی و انفسی دلائل میں اضافہ کر جاتی ہے۔ کمی ہے تو دلِ بینا اور چشمِ وا کی، کاش! دنیا دلوں سے غفلت و مادیت کے تارے کھول کر ان حقائق کو دیکھ سکتی۔

اس ماہِ خلیجِ عرب یا خلیجِ فارس کی تند و تیز موجوں اور عمیق گہرائیوں میں ایرانی کنوؤں سے رسنے والا تیل دنیا بھر کے اضطراب و تشویش کا ذریعہ بنا اور تادمِ تحریر اس کی ہلاکت آفرینیوں کے اندیشوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ انسان کی اپنی ہی چیرہ دستیوں سے قرآن نے بڑے کے ساتھ بحر میں بھی جس فساد اور بربادی کی خبر چودہ سو برس پہلے دی تھی کیا اس کا اتنا واضح ظہور اس سے بڑھ کر کبھی ہوا تھا؟ ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس۔

— ہزاروں بیرل تیل زمین کی گہرائیوں سے ابل ابل کر سمندر کے ہزاروں میل رقبہ کو اپنی لپیٹ میں لیتا جا رہا ہے۔ سمندر کی تمام آبی مخلوق کی ہلاکت کا غالب امکان ہے۔ خلیج کے ارد گرد بسنے والے شہر اور آبادیاں خطرات میں گھر گئی ہیں، تیل کی آمیزش سے پانی صاف کرنے والے کارخانے بند کئے جا رہے ہیں اور خطرہ ہے کہ بحرِ خفاہ کے ساحلوں پر بسنے والے انسان پانی کے ایک ایک گھونٹ کے لئے ترس اٹھیں۔ یہ ہنتے بستے شہر پل بھر میں اُجڑ جائیں اور انسان ان علاقوں سے بھاگ کھڑے ہوں۔ یہ سب باتیں امکان کے درجہ میں سامنے آ چکی ہیں۔ خطرات کا یہ طوفان صرف خلیجی علاقوں پر نہیں منڈلا رہا بلکہ پاکستان اور بھارت بھی خطرے کا بگل جا رہے ہیں۔ سعودی عرب اپنی بندرگاہِ جدہ کے قرب و جوار میں سمندر پر آگ کے اس دھبوں کا سگنل دے چکا ہے۔ رسنے والے کنوؤں کے جو مناظر دیکھے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ اور دھوئیں کا ایک عظیم آتش فشاں پھٹ پھٹ کر سمندر پر چھایا جا رہا ہے۔

اب آئیے اس واقعہ کو قرآنِ کریم اور ارشاداتِ رسول کی روشنی میں دیکھیں۔ خدائے جی و قیوم نے اپنی ابدی کتابِ صداقت و ہدایت میں قبل از قیامت وقوع پذیر ہونے والے عظیم حوادث کے ضمن میں یہ بھی کہا تھا کہ

واذ البحار سجرت۔ (الآیۃ) کہ جب سمندروں کا پانی دھواں اور آگ بن جائے اور یہ بھڑک اٹھیں گے۔ پھر بالآخر
 کیا ہوگا۔ عدت نفس ما احضرت۔ ہر شخص اپنے ساتھ لانے والے خیر و شر کے سرمایہ کو پہچانے گا۔
 اللہ اکبر، آگ اور پانی؟ سمندر اور اس کا بھڑک اٹھنا؟ حیرت و استعجاب کے ساتھ کچھ غافل
 انسان صدیوں سے ان سوالات کی ہنسی اڑاتے رہے مگر تیل جو آگ ہی کا دوسرا نام ہے۔ کیا کوئی سوچ سکتا تھا کہ
 سمندروں کی سرکش موج کبھی اسکی زد میں بھی آسکے گی۔ مگر اس صدی میں آگ اور پانی کا یہ "اجتماع صندین" ناممکن سے
 ممکن بن کر رہا اور عصر حاضر کی تحقیق اور انکشاف نے ثابت کر دیا کہ سمندر کی ان عمیق گہرائیوں کے نیچے سیاں آگ
 کے لاوے تیل کی شکل میں ابل ابل کر باہر آنا چاہتے ہیں۔ خلیج عرب کے گرد اگر دتیل کی ریفائنریوں اور بھرنے والے
 کنوؤں کا جال بچتا چلا گیا۔

صرف قرآن نے نہیں، ناموس فطرت کے آخری مناد اور حقائق غیب کے آخری محرم اسرار مخبر صادق علیہ السلام
 نے مستقبل کے ان اسرار سے طرح طرح سے پردہ اٹھاتے ہوئے ایسی خبریں دیں کہ ہر ایک کفلق العجم ظاہر موقی
 چل جا رہی ہے۔ علامات قیامت کے سلسلہ میں فرمایا: لا تقوم الساعة حتی تردا عشر آیات (القولہ)
 ونازل تخرج من قعر عدن تسوق الناس۔ پھر ایک قعر عدن (عدن کی گہرائیوں) سے نکلے گی بودوگوں
 پر چھا جائے گا (مسلم و داؤد) وہ ان لوگوں کے اس آخری گروہ (آخر الامم) کے آخری نبی تھے۔ تو اجمال سے
 نہیں تفصیل سے حقائق غیب کی جا بجا پردہ کشائی فرمائی۔ اسی طرح حضور نے ارض عرب میں ظاہر ہونے والی
 ایک عظیم آگ کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تخرج
 نار من الحجاز تصنیع اعناق الابل بمصری (بخاری و مسلم) فتح الباری میں حضرت عمر کی روایت سے مزید
 تفصیل ملتی ہے: عن عمر بن الخطاب (یرفعه) قال لا تقوم الساعة حتی یسئل واد من اودية الحجاز
 بالنار یفنی له اعناق الابل بمصری۔ دونوں روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیامت آنے سے قبل حجاز
 کی وادیوں میں سے ایک وادی سے ایک ایسی آگ بہ نکلے گی کہ رات کو دور دراز کی بستیوں اور شہروں میں اونٹوں
 کی گردن روشن ہو جائیں گی۔ پس جس طرح محدثین اور مورخین نے ان پیشگوئیوں کا مصداق ساتویں صدی ہجری
 کی گردن روشن ہو جائیں گی۔ اس آتش زنی کے عظیم واقعات کو قرار دیا ہے۔ اسی طرح اللہ کے علم
 وغیرہ میں جزیرۃ العرب میں ظاہر ہونے والے آتش زنی کے عظیم واقعات کو قرار دیا ہے۔ اسی طرح اللہ کے علم
 میں ہے کہ اس آگ کا کامل ترین ظہور کن شکلوں میں ہوگا۔ تیل کے ان کنوؤں سے بھرنے والی آگ اور اس
 کے شعلے رات کو اپنے ارد گرد کتنے وسیع علاقے روشن رکھے ہوئے ہیں۔ اور آگ نہیں تو آگ کا سرچشمہ تیل
 سمندروں سے کس طرح بنگلیہ ہوتا جا رہا ہے۔

الغرض عہد جدید کے یہ نت نئے انکشافات، ترقیات اور ان کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے ہلاکت آفرین واقعات بانگِ دہلی قرآن اور صاحبِ قرآن کی ابدی صدائوں کا اعلان کرتے جا رہے ہیں۔ اگر خلا نور و دلوں کو چاند پر اور خلاؤں میں اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں سنائی دے رہی ہیں اور چاند اور ستارے ان کی عظمتوں کے گیت سے گونج رہے ہیں تو بسیطِ ارضی کے یہ گہرے سمندر بھی اسکی عظمت و کبریاء اور مخبرِ صادق کے صدائوں کی گواہی دیتے جا رہے ہیں کہ اس دینِ فطرت کی رفعتیں چاند اور ستاروں سے بڑھ کر بلندِ سمائیاں سورج سے زیادہ روشن، وسعتیں آسمانوں سے بڑھ کر وسیع اور گہرائیاں سمندروں سے زیادہ گہری ہیں۔ اور یہ سب کچھ سائنسی دور کے مادہ پرست بے بصیرت انسانوں کو ملکوتِ السموات والارض کے خالق اور مالک کی طرف پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ اللہ اکبر اللہ اکبر! اشہد ان لا الہ الا اللہ! اشہد ان محمد رسول اللہ۔ لاریب کہ وہی وحدہ لا شریک ہے۔ اور لاریب کہ محمد اس کے آخری اور سچے رسول ہیں۔ — حتیٰ یتبین لہم انہ الحق —

واللہ یقول الحق وهو یمہدی السبیل۔

کسب الحق

دارالعلوم کے لئے بجا طور پر عز و افتخار کا مقام ہے اور اس کے وابستگان کے لئے خوشی کا موقع۔ کہ دارالعلوم کے شعبہ تجوید و قرأت کے ممتاز اور مجید مدرس اور اس شعبہ کے نگران مولانا قاری محمد سیماں ہزارویؒ کہ معظمہ میں منعقد ہونے والے عالمی مقابلہ حسن قرأت و حفظ قرآن میں پہلا انعام دیا گیا۔ یہ اجلاس ۱۵ سے ۲۵ مارچ تک مکہ معظمہ میں جاری رہا اور دنیا بھر کے تقریباً ۱۶۶ ممالک اور تنظیموں کے تقریباً سو سو نمائندوں میں موضوعات کے لحاظ سے دوسرے گروپ کا مقابلہ حفظ قرآن و تجوید میں تھا۔ اس گروپ میں ہمارے قاری محمد سیماں صاحب پہلے نمبر پر آئے اور تقریباً سو دو لاکھ روپے انعام سے بھی سرفراز ہوئے یہ فخر نہ صرف دارالعلوم بلکہ پورے پاکستان کیلئے سرمایہ افتخار ہے مگر افسوس کہ پاکستان کے ذرائع ابلاغ جو ہر خبر نامے کا ایک تہائی وقت دنیا بھر کے لہو و لہب اور کھیل کود سے متعلق خرافات کی نذر کرتے ہیں انہیں حفظ قرآن میں گویا دنیا بھر کے ایک ارب مسلمانوں میں فضیلتِ تقدم پانے والے پاکستانی قاری و حافظ کی اس شاندار کامیابی کی خبر نشر کرنے کی توفیق نہ ہوئی، ماتم ہے ہمارے ذرائع ابلاغ پر اور افسوس ہے ہماری وزارت مذہبی امور پر۔ — مگر یقین ہے کہ اس خبر سے قاری صاحب موصوف کی اس خوشی میں نہ صرف دارالعلوم بلکہ پورا ملک شریک ہوگا۔

”ادارہ“